کہتے ہیں کہ مہر علی شاہ صاحب لاہور میں آئے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا لعنت کرے مَیں اُن کا کیا علاج کروں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے دردمند ہے۔ ایک زمانہ گذر گیا۔ ﴿۲۱﴾ میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ ان لوگوں میں سے کوئی راستی اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے طیّار ہے اور اُس اونٹنی کی طرح جو بچہ جننے کے لئے دُم اُٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش اِن میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش ان میں سے کوئی رشید ہو۔ مَیں بصیرت سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ **ظن پر بھروسہ کر کے** میرا انکار کر رہے ہیں ان کی نکتہ چینیاں بھی اسی غرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سِلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں رؤیت حق اور یقین کہاں ہے؟ اور ایک دوسرے کے مکذّب ہو۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکَم یعنی فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ ردّ کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا۔ وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات ردّ نہ کرے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سِلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شائد غلطی ہو گئی ہو اور شائد یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے☆۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے

☆ منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے

حضرت عیسیٰ آسمان پر مع جسم عنصری زندہ موجود ہیں اِس سے زیادہ کوئی جھوٹ نہیں ہوگا۔ اور ایسے شخص پر امام احمد حنبل صاحب کا یہ قول صادق آتا ہے کہ جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کرے وہ کذّاب ہے۔

﴿۴۲﴾ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ قرونِ ثلاثہ کے بعد اُمّت مرحومہ تہتّر فرقوں پر منقسم ہوگئی اور صدہا مختلف قسم کے عقائد ایک دوسرے کے مخالف اُن میں پھیل گئے یہاں تک کہ یہ عقائد کہ مہدی ظاہر ہوگا اور مسیح آئے گا اِن میں بھی ایک بات پر متفق نہ رہے۔ چنانچہ شیعوں کا مہدی تو ایک غار میں پوشیدہ ہے جس کے پاس اصل قرآن شریف ہے وہ اُس وقت ظاہر ہوگا جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی نئے سرے زندہ کئے جاویں گے اور وہ اُن سے غصب خلافت کا انتقام لے گا۔ اور سُنّیوں کا مہدی بھی بقول اُن کے قطعی طور پر کسی خاندان میں سے پیدا ہونے والا نہیں اور نہ قطعی طور پر عیسیٰ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بنی فاطمہ میں سے پیدا ہوگا۔ اور بعض کا قول ہے کہ بنی عباس میں سے ہوگا۔ اور بعض کا بموجب ایک حدیث کے یہ خیال ہے کہ اُمّت میں سے ایک آدمی ہے۔ پھر بعض کہتے ہیں کہ مہدی کا آنا وسط زمانہ میں ضرور ہے اور مسیح موعود بعد اس کے آئے گا۔ اور اس پر احادیث پیش کرتے ہیں۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ مسیح اور مہدی دو جُدا جُدا آدمی نہیں بلکہ وہی مسیح مہدی ہے۔ اور اِس قول پر **لا مھدی الّا عیسٰی** کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ پھر دجّال کی نسبت بعض کا خیال ہے کہ ابن صیّاد ہی دجّال☆ ہے اور وہ مخفی ہے اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا حالانکہ وہ بے چارہ مسلمان ہو چکا اور اس کی موت اسلام پر ہوئی اور مسلمانوں نے اُس کا جنازہ پڑھا۔ اور بعض کا قول ہے کہ دجّال کلیسیا میں قید ہے یعنی کسی گرجا میں محبوس ہے اور آخر اسی میں سے نکلے گا۔ یہ آخری قول تو صحیح تھا مگر افسوس کہ اس کے معنی باوجود واضح ہونے کے بگاڑ دیئے گئے۔ اِس میں کیا شک ہے کہ دجّال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے ایک مُدّت تک گرجا میں قید رہا ہے اور اپنے دجّالی تصرّفات سے رُکا رہا ہے مگر

☆ ابن صیّاد کا حج کرنا بھی ثابت ہے اور مسلمان بھی تھا مگر باوجود حج کرنے اور مسلمان ہونے کے دجّال کے نام سے بچ نہ سکا۔ منه

یہ وہ درخواست ہے جس کا ترجمہ انگریزی بحضور نواب لیفٹنٹ گورنر بہادر بالقابہ روانہ کیا گیا ہے:

(امیدؔ رکھتا ہوں کہ اس درخواست کو جو میرے اور میری جماعت کے حالات پر مشتمل ہے غور اور توجہ سے پڑھا جائے)

بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ

چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نوتعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں حضور لفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کروں۔ اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اُس کے **اندرونی حالات** دریافت کرے اور بسا اوقات ایسے نئے فرقہ کے دشمن اور خودغرض جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے گورنمنٹ میں **خلاف واقعہ** خبریں پہنچاتے ہیں اور **مفتریانہ مخبریوں** سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے اس لئے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا **بدظنی** کی طرف مائل ہو جائے۔ لہٰذا گورنمنٹ عالیہ کی اطلاع کے لئے چند ضروری امور ذیل میں لکھتا ہوں۔

(۱) سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدّت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر